بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مقالاتِ کاظمی
حصہ دوم
علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی
مکتبہ ضیائیہ
بوہڑ بازار، راولپنڈی، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حصہ دوم

علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی

مکتبہ ضیائیہ
بوہڑ بازار
راولپنڈی

کتاب ——— مقالاتِ کاظمی

جلد ——— دوم

تصنیف ——— علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی

کتابت ——— محمد حنیف گل ، محمد مشتاق سیالوی

طباعت بار اوّل ——— رجب المرجب ۱۳۹۸ھ

مطبع ———

صفحات ——— ۵۶۸

قیمت ———

اس میں ہے کہ آیا اس کے خلاف خبر دینے پر بھی قادر ہے یا نہیں۔ علماء وہابیہ میں اتنی بھی لیاقت نہیں کہ وہ حکایت اور محکی عنہ کے فرق کو سمجھ سکیں۔ جیسا کہ خلف وعد اور خلف وعید میں فرق نہ کیا اور دونوں کو ایک ہی سمجھ کر اپنے ایمان کو خراب کیا۔ اسی طرح یہاں بھی فرق کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔

حضرات! ہمارا کلام ہے حکایت میں اور یہ محکی عنہ ہے نہ حکایت۔

جب لفظ ممتنع یا محال مطلق ہو اس کے علاوہ ایک اور بھی مغالطہ دیا کرتے ہیں کہ عبارات علماء مفسرین و متکلمین وغیرہم میں جہاں جہاں لفظ امتناع اس سے ذاتی مراد ہوتا ہے یا استحالہ آیا ہے، وہاں امتناع سے مراد امتناع بالغیر اور محال سے محال بالغیر ہے۔ جو کہ امکان بالذات کے منافی نہیں۔ اس کا جواب اولاً تو یہ ہے کہ جس وقت لفظ استحالہ اور امتناع مطلق واقع ہوتے ہیں تو ان سے فرد کامل ہی مراد ہوتا ہے یعنی محال بالذات اور ممتنع بالذات جیسا کہ کبھی امکان اور وجوب کو مطلق استعمال کیا جائے تو ان سے بھی امکان بالذات اور وجوب بالذات مراد ہوگا، کما لا یخفی علی الماھر[1]۔

دوسرے یہ کہ عبارات مستشہدہ[2] میں فقط لفظ امتناع اور استحالہ پر ہی بس نہیں کیا گیا کہ عذر مذکور کی گنجائش رہتی بلکہ لا یجوز و لا یحتمل و لا یتطرق[3] وغیرہا الفاظ استعمال

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ:
کے نزدیک خدا تعالیٰ کا جنتیوں کو دوزخ اور دوزخیوں کو جنت میں بھیجنا محال عقلی ہے۔ اسی کے صفحہ ۹۳ پر امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی رضی اللہ عنہ کا قول صریح نقل فرماتے ہیں:

ان العفو عن الکفر لا یجوز عقلاً۔ کہ کفر سے درگزر کر کے کافر کو جنت میں بھیجنا، محال عقلی ہے۔ جب یہ محال ہوا تو اس سے وہابیوں کا امکان کذب بھی مدفوع و مردود ہوگیا اور دوسرا ناطقہ تو محقق دوراں دامت برکاتہم پہلے سے ہی بند فرما چکے ہیں۔ فللہ الحمد۔

[1] کہ مطلق اذا اطلق فالمراد بہ الفرد الکامل، یعنی مطلق سے فرد کامل مراد ہوتا ہے۔ امتناع و استحالے کا فرد کامل ممتنع و محال ذاتی ہی ہے۔

[2] مستشہدہ بہ صیغہ اسم مفعول از استشہاد یعنی استدلال۔ [3] ممکن نہیں محتمل نہیں اور راہ نہیں پاتا۔